جسے ملتا رہا الزام، دل کی بے قراری کا

وہ عالم کون بھولے گا عطاء اللہ بخاری کا
کہ اس کا ہر نفس پیغام تھا بادِ بہاری کا
وہ حق گر تھا، وہ حق بیں تھا، وہ حق پر جان دیتا تھا
ادا اس نے کیا حق، دینِ حق پر جاں نثاری کا
قدم لیتی رہی خود بڑھ کے تاثیرِ زباں اس کے
اسے معلوم تھا ہر راز دل کی کامگاری کا
کبھی بددل نہ اس کو کر سکی زنداں کی تنہائی
ہزاروں بار آیا مرحلہ اختر شماری کا
ہراساں کر سکی اس کو نہ باطل کی ستم رانی
اسے خدشہ نہ تھا انگریز کی ناسازگاری کا
فروغِ زیست تھا وہ شعلۂ بیتاب سینے میں
جسے ملتا رہا الزام، دل کی بے قراری کا
مشائخ ملک و ملت موت کے پنجے میں جا پہنچے
کسی جانب سے کیوں اظہار ہو اب شرمساری کا
نہ روکے تلخیٔ عمرِ رواں میرے تکلم کو!!
کہ میں نوحہ کروں گا وقت کی غفلت شعاری کا
بنائے میکدہ دردِل، تہی ساغر بکف انور
زمانہ پائے گا انداز اس کی بادہ خواری کا

علامہ لطیف انور مرحوم